

مثنوی

آموں کی تعریف میں

ہاں دلِ درد مند ز مزمہ ساز
 کیوں نہ کھولے درِ خزانہ راز
 کا صفحہ پر رواں ہونا
 شاخِ گل کا ہے گلستاں ہونا
 مجھ سے کیا پوچھتا ہے کیا لکھیے؟
 نکتہ ہائے خرد منہ لکھیے
 بارے آموں کا کچھ بیاں ہو جائے
 خامہ نخلِ رطب فشاں ہو جائے
 آم کا کون مردِ میداں ہے؟
 ثمر و شاخ گوے و چوگاں ہے
 تاک کے جی میں کیوں رہے ارماں
 آم کے آگے پیش جائے خاک
 آئے یہ گوے اور یہ میداں
 نہ چلا جب کسی طرح مقدور
 پھوڑتا ہے جلے پھپھولے تاک
 یہ بھی ناچار جی کا کھونا ہے
 بادۂ ناب بن گیا انگور!
 مجھ سے پوچھو تمہیں خبر کیا ہے
 شرم سے پانی پانی ہونا ہے
 نہ گل اس میں نہ شاخ و برگ نہ بار
 آم کے آگے نیشکر کیا ہے
 اور دوڑائیے قیاس کہاں؟
 جب خزاں ہو تب آئے اس کی بہار
 جان شیریں میں یہ مٹھاس کہاں
 گ